الدرس السادس

چھٹادرس

الهجرة إلى الحبشة

ہجرت حبشہ

جس کے اسلام کی خبر مشرکین کو مل جاتی اُسے مسلسل سزادیتے رہتے بالخصوص معاشرے کے کمزور افراد کو، صحابہ کرام نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں نجاشی کے پاس حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دیں، جہاں صحابہ کرام کو امن کی امید تھی، بالخصوص جبکہ بہت سارے صحابہ کو اپنی جان اور اپنے خاندان کی جان کے لالے پڑ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی، اور یہ واقعہ نبوت کے بعد پانچویں سال کا ہے۔ چنانچہ تقریباستر حضرات اپنے بیوی بچوں سمیت حبشہ ہجرت کر گئے، ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان بن عفان اور ان کی اہلیہ رقیہ بنت الرسول ﷺ بھی شامل تھیں، قریشیوں نے پوری کوشش کی کہ وہاں بھی انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیں، وہاں کے بادشاہ کی خدمت میں انہوں نے تحائف پیش کئے، اور مطالبہ کیا کہ ان لوگوں کو اہل مکہ کے حوالہ کیا جائے، اہل مکہ نے الزام لگایا کہ مسلمان حضرت عیسی اور آپ کی والدہ محترمہ کو بُرا بھلا کہتے ہیں، جب نجاشی نے مسلمانوں سے حقیقت دریافت کی تو انہوں نے وضاحت میں قرآن حکیم کا بیان کہہ سنایا، صحیح بات کی وضاحت کی اور حضرت عیسی اور آپ کی والدہ محترمہ کے بارے میں سورت مریم میں جو کچھ نازل ہوا ہے اُس کی تلاوت کردی، نجاشی نے مسلمانوں کی بات کی تائید کی اور انہیں قریشیوں کے حوالے کرنے سے انکار کردیا، خود ایمان لے آیا اور اپنے ایمان کا اعلان کردیا۔

انوکھا واقعہ: اسی سال رمضان المبارک کا واقعہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ حرم شریف میں تشریف لائے، اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر سورت النجم کی تلاوت کرنے لگے، اور وہاں قریشیوں کا جم غفیر بھی موجود تھا، ان کافروں نے پہلے کبھی قرآن حکیم کی تلاوت نہیں سنی تھی، اس لئے کہ ان کافروں کے درمیان باہم معاہدہ تھا کہ محمد {ﷺ} کی کوئی بات نہ سنی جائے، جب اچانک ان لوگوں کے سامنے اس سورت مبارکہ کی تلاوت آگئی، اور رس گھولنے والا کلام الہی نے ان کے کانوں کو رسیلے کلام سے آشنا کیا تو ہر شخص کان لگا کر سننے لگا، اور اس آواز کے علاوہ اُسے کچھ سنائی نہ دے رہا تھا، اور جب آپ ﷺ نے آیت[62]"**فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا**" کی تلاوت کی: "اپنے رب کے سامنے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو"، آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور سب کے سب بے اختیار سجدے میں گر گئے۔

معاشرتی بائیکاٹ: قریش مسلسل نبی اکرم ﷺ کی دعوت کے خلاف محاذ آرائی کرتے رہے، اور روز نت نئے انداز سے تکلیف دیتے، پریشان کرتے، دھمکیاں دیتے اور کبھی لالچ بھی دیتے، یہ سارے ہتھکنڈے مسلمانوں کو اپنے دین سے مزید قریب کرتے رہے اور اہل ایمان کی تعداد بڑھتی رہی، اب کافروں نے اسلام کے خلاف دشمنی کا ایک نیا محاذ کھول لیا، انہوں نے باہمی معاہدہ لکھا، اس پر سب نے دستخط کئے اور اُسے خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا، سب کے سب اس بات پر متفق ہوگئے کہ مسلمانوں کا اور بنی ہاشم کا معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے، ان کے ساتھ خرید و فروخت، نکاح، اور ہر طرح کا تعاون ختم کردیا جائے، مسلمان مجبوراً مکہ مکرمہ سے مل کر شعب ابی طالب میں قیام پذیر ہوگئے، اس جگہ مسلمانوں کو شدید مشکلات سے واسطہ پڑا، ہر طرح کی تکلیف، سختی اور بھوک برداشت کرنی پڑی، صاحب حیثیت حضرات نے اپنا سارا مال مسلمانوں پر لٹا دیا، حتی کہ حضرت خدیجہ نے اپنا سارا مال خرچ کردیا، وبائی امراض پھیل گئیں بہت سارے لوگ موت کے کنارے پہنچ گئے، لیکن سب لوگ ڈٹے رہے اور صبر کرتے رہے کوئی ایک بھی اپنے دین کو چھوڑ کر پیچھے نہیں ہٹا، تین سال تک مسلسل یہ بائیکاٹ جاری رہا حتی کہ قریشیوں میں سے چند سرکردہ حضرات نے آواز اٹھائی اور یہ لوگ بنی ہاشم کے قریبی رشتہ دار تھے، انہوں نے علی الاعلان معاہدہ سے دست برداری کا اظہار کردیا، جب معاہدہ نامہ خانہ کعبہ سے نکال کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ دیمک سارے معاہدے کو چٹ کر گئی ہے بس اللہ تعالی کا اسم گرامی باقی ہے۔ اس طرح یہ مشکل وقت ختم ہوا بنو ہاشم اور مسلمان مکہ مکرمہ کو واپس پلٹ آئے، لیکن قریش حسب سابق مسلمانوں کو ستانے کے لئے اپنے ظالمانہ کردار پر ڈٹے رہے۔